۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۴ء

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے | سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۳۳

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا ۶/
تواریخ مذہب ۸/
تواریخ روم ۸/
تواریخ مصر ۸/
تواریخ یونان ۸/
مرقع روس ۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲/
حیات پولوس ۴/
حیات داؤد ۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۲/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ رومن اردو ۸/

تلاش حق اردو۔ رومن اردو ۲ و ۶/
دولت لازوال اردو ۳/۵/۸/
دولت لازوال رومن اردو ۸/
عزت بیمثال اردو ۳/۵/۸/
〃 رومن اردو ۸/
حالات جاپان ۲ و ۶/
شریف بیبیاں ۳ و ۶/
چندر لیلا سادھنی اردو ۲ و ۶/ گورمکھی ۱/
سیر ہند عہ/
وکیل کی سرگذشت رومن ۶/
سورج پرکاش ۴ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۸/
سمپرداے ۳ و ۵/

ویدوں کی تعلیم ۱۰/
وشنو کے دس اوتار ۲/
ویدک تصنیفات ۱/
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی 〃
ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
پرستش حیوانات ۱ پائی
تیرتھ ۶ پائی
اہل ہنود کے تیوہار 〃

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۱/
خدائے اسلام ۲/
ینابیع القرآن ۳/
الکفارہ ۰/

بائیبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۱۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۸ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۱۴ر
تواریخ محمدی	۱۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	"
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	"
حضرت محمدؐ	"
انجیل شریف کی صحت و درستی	"
اسماءِ الٰہی	"
خدا کے دس حکم	"
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	"
مسیح یا محمد	"
نماز	"
سچا اسلام	"
قرآن	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	"
یسوع مسیح	"
سورہ فاتحہ	"
ہمارا شافع کون ہے	"

اثمار شیریں	۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	"
انصاف کا دِن	"
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۳ر
اصلاح زراعت	۶ پائی
اصلاح اخلاق	۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد	۶ پائی
شادی کی بابت خیالات	"
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
" " " پنجابی اُردو حروف	"
" " " رومن اُردو	"
" " " گورمکھی	"

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	ار
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار
" " لوقا کی انجیل پر "	ار
یوحنا کی انجیل پر "	ار

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۱۴ر
حل مشکلات حصہ اول	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۱۴ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۴ر
راہِ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہبِ رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر	۱۲ر
القابِ مسیح	۱۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۱۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر
ابن حور اُردو ۸ر۔ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریقِ دعا	۴ر
شعاعِ نور حصہ اول و دویم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۴ اگست ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستۂ اخبار

گذشتہ بلقانی جنگ میں بلقانی ریاستوں کا یہ نقصان ہوا یعنی ۳۰۰۰۰ آدمی ہلاک ہوئے ۲۷۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوا۔ ٹرکی کے ۱۱۰۰۰۰ اور دیگر بلگیریا کے ۱۲۰۰۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

چینی گورنمنٹ تانکن سے نانچنگ اور چنگسٹنگ تک مختلف طول کی ریلوے بنانے کی تجاویز کر رہی ہے۔ ان ریلوں کی کل لمبائی ۱۰۰۰ میل اور کل خرچ ۸۰۰۰۰۰ پونڈ ہوگا۔

صوبجات متحدہ امریکہ میں ہر سال سیلاب اور طغیانی کے ذریعہ سے ۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر کا نقصان ہوتا ہے۔ اور گورنمنٹ اس نقصان کو محفوظ کرنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہے۔

شہر لندن کا کل رقبہ ۲۸۰۸ مربع میل اور قطر ۳۰ میل ہے۔ آج آبادی ۴۸ لاکھ ۱۰ ہزار ایک سو ۶۴ ہے۔ یہ آبادی کل ریاست میسور کی آبادی سے ۲۰۰۰۰۰ زیادہ ہے۔

کل سکاٹ لینڈ کی آبادی ۴۷۶۰۰۰۰ ہے۔ آئرلینڈ کی ۴۳۸۲۰۰۰ آسٹریلیا کی ۴۹۲۰۰۰۰ اور کناڈا کی ۷۲۰۵۰۰۰ ہے۔

لندن کے ہندوستانی طلبا اور سیر کنندگان نے ایک جلسہ میں اظہار نمک حلالی۔ اور اطاعت کی۔

صوبجات متحدہ آگرہ اور اودھ میں ۱۰۹۹۳۰ آدمی خیراتی مزدوری پر لگے ہوئے ہیں۔

عالم پور اور اندرون (واقعہ وسط ہند) میں قحط زدگان کی امداد کا کام اب بند ہو گیا ہے۔ ۹۲۲۵ آدمی خیراتی مزدوری پر لگے ہوئے ہیں۔

علاقہ کوئٹہ میں گوٹری کے شمال کی جانب نارتھ ویسٹرن ریلوے ۲۵ میل تک بارہ مختلف جگہوں سے شکست ہو گئی ہے۔

کلکتہ میں یورپین جنگ کی وجہ سے اشیاء خوردنی کی قیمت بہت چڑھ گئی ہے۔ دوکاندار اس جنگ سے بڑا نفع اٹھانا چاہتے ہیں۔

ایک دخانی جہاز آسٹریا کا ڈائمنڈ بندرگاہ پر آنے سے پہلے ہی روک دیا گیا۔

یورپین جنگ کی وجہ سے ولایتی ڈاک میں بھی دیر واقعہ ہو جایا کرتی ہے۔

ہز ہائینس سر آغا خاں کے پیروؤں نے گورنمنٹ ہند کے روبرو اپنی خدمات اس موقعہ جنگ میں پیش کی ہیں۔

اسی طرح اسماعیلی جماعت نے بھی اپنی خدمات گورنمنٹ کے حضور پیش کی ہیں۔

کلکتہ کے ہندوستانی وکیلوں نے بھی اپنی خدمات گورنمنٹ کے پیش کی ہیں کہ ہم کو سرکار نیپال کے چیف ریذیڈنسی مسٹر سون ہوکے والنٹیئر فوج میں بھرتی کیا جائے۔

مدراس کے ہائی کورٹ کے یورپین اور ہندوستانی ججوں نے بھی سرکار سے درخواست کی ہے کہ ہمیں والنٹیئروں میں داخل کیا جاوے

کلکتہ کے سینٹ پال کیتھیڈرل میں سفارشی دعائیں ہر روز ہوتی رہینگی۔

تار برقیات

۵ اگست لندن - کرکوال سے ایک تار مظہر ہے - کہ ارکنیئر کے ساحلوں سے پرے ایک بحری جنگ جاری تھی تیسرے پہر تک لگاتار گولہ باری کی آوازیں سنائی دیتی رہیں - مگر مفصل حالات معلوم نہیں -

۶ اگست لندن - اخبارات میں بیان کیا جاتا ہے کہ بحر شمالی میں جنگ ہو رہی ہے - سرکاری طور پر ماہی گیروں کو مشرقی ساحل پر میدانوں پر جانے کی اجازت دے دی گئی تھی - جس میں ایسٹ بھی شامل ہے - ہل - ساؤتھ شیلڈ یارموتھ اور گرمسبے کے ہسپتالوں کو سرکاری حکم ہو گیا ہے - کہ زخمیوں کے علاج معالجہ کے لئے تیار رہیں - دہلی مالک جہاز سے ڈیلی نیوز خبر دیتا ہے کہ جرمنی کے ۱۹ جہاز بحر شمالی میں غرق کر دیئے گئے یا گرفتار ہو گئے -

۵ اگست لندن - امیر البحر مخبر ہے کہ برطانیہ کے جنگی جہاز امفین نے آج دوپہر کے وقت جرمنی کے جہاز کونگین لوہی کو غرق کر دیا -

بیلجیا جہاز ڈیلہ سے پرے گرفتار ہو گیا ہے - اس پر ۲۵۰۰۰ پونڈ کا مال تھا -

۶ اگست لندن - امیر البحر مظہر ہے کہ آج صبح برطانوی جہاز امفین ایک بحری کان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا - ۱۳۱ آدمی غرق ہو گئے جہاز کا کپتان اور سولہ افسر اور ۱۳۵ آدمی پکڑے گئے -

جرمنی جہاز کونگین لوس دریائے ٹائمز پر پہنچتے ہوئے گرفتار ہوا اور ڈبا دیا گیا -

۷ اگست لندن - سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ سرکاری جہاز ایمفین جب کونگین لوسی کو غرق کر کے دشمن کے جہازوں کی جاسوسی کر رہا تھا تو ایک کان سے ٹکرا کر غرق ہو گیا - جو لوگ اس میں تلف ہو گئے ان میں بیس جرمنی قیدی بھی شامل ہیں -

۶ اگست لندن - دخانی جہاز یونیم نے برٹش نے کانسلیٹ کو خبر پہونچائی ہے کہ میں نے کل ایک بہتی پیغامات میں جو لوسیٹینیا سے آرہا تھا - دخل دیدیا - اور وہ یہ تھا کہ جرمنی کے دو سراغرسان جہاز جو اس کے تعاقب میں تھے ان کو ایک برطانوی جنگی جہاز نے تعاقب کر کے غرق کر دیا -

۶ اگست - میج - جرمن کے بارہ ہزار زخمی میدان جنگ سے اٹھائے گئے - جرمنی فوج ایک کان کے منطقہ پر سے گذر رہی تھی کہ کان پھوٹ پڑی اور ساری فوج ہلاک ہو گئی -

۶ اگست برسلز - ذیل کی سرکاری خبر مشتہر کی گئی ہے کہ پچیس ہزار بلجیم کی فوج میدان جنگ میں آئی - اور سامنے کی طرف دور تک پھیلی ہوئی تھی - اور جرمنی کے ساتویں آرمی کارپس کے چالیس ہزار آدمیوں کو پسپا کرتے ہوئے انہوں نے بڑی دلیری اور برداشت ظاہر کی - اس کے بعد بلجیم کی فوج نے ان پر دھاوا کیا - اور بڑی کامیابی ہوئی - جرمنی ہالنڈ میں داخل ہو گئے -

اخبارات بیان کرتے ہیں کہ میج پر ایک قلعہ سے بلجیم کی فوج نے ایک ہوائی جہاز پر گولیاں برسائیں اور اس کو نیچے آجانا پڑا -

۷ اگست - ہندوستانی طلبا کی ایک خاص تعداد نے ملک معظم کو نمک حلالی کا ایک تار بھیجا ہے - اور کیمبرج یونیورسٹی آفیسرس ٹریننگ کارپس کے صدر مقامات میں جا کر اپنی خدمات سرکار کے پیش کی ہیں - کہ جس کام کے لئے ہم موزوں ہیں - اس کو کرنے کے لئے تیار ہیں -

۵ اگست واشنگٹن - امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے یورپ کے معاملات میں ثالث ہونے کی تجویز پیش کی -

۷ اگست لندن - انگلستان اور فرانس میں جو جرمنی کے سفیر تھے ان میں سے جو فرانس کا جرمنی سفیر تھا اس کے برلن کو واپس آتے ہوئے ہالنڈ اور بلجیم میں سے اس کو گذرتے ہوئے منع کیا گیا - اور زور دیا گیا کہ وہ ڈنمارک سے ہو کے گذرے - یہاں پر سفر کرتے ہوئے وہ ۲۴ گھنٹہ تک بھوکا رہا - اور جب وہ کائیل کی نہر سے عبور کر رہا تھا تو سپاہی بندوقیں لئے ہوئے اس کی ٹرین میں گھس آئے اور جب وہ سرحد کے قریب پہونچا اس کو حکم ہوا کہ اپنے سفر کا خرچ ادا کرے - ورنہ اس کی ٹرین کھڑی کر لی جائیگی سفیر نے سفر خرچ کی بابت چک پیش کیا مگر چک لینے سے انکار کیا گیا - سفیر کے ساتھ جو اس کا سٹاف تھا اور ایک روسی ڈپلومیٹ نے دو سو پونڈ جو خرچ کے لئے ضروری تھے فراہم کرنے میں مدد دی -

---

ایڈیٹوریل نوٹس

سودیشی کنونشن

۳۱ جولائی کے نور افشاں میں اس کنونشن کے بارے میں کسی مسٹر ابن عذر نے بہت کچھ لکھا تھا جس سے ناظرین کو اس کی اصلیت اور تمام کارگزاری اور نتائج سے واقفیت اور خوشی حاصل ہوئی ہوگی۔ اسی کے متعلق آج کے پرچہ میں پادری وارث الدین صاحب کا ایک مختصر سا بیان اس کنونشن کے بارے میں طبع کیا جاتا ہے۔ جس سے اس کنونشن کے بارے میں اور زیادہ واقفیت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس مختصر حالات سے بہت کچھ پرامید باتیں معلوم پڑتی ہیں اول بات یہ ہے کہ یہ ایک خالص ہندوستانی سودیشی کنونشن ہے جس میں سب کچھ ہندوستانی مسیحیوں کا تھا۔ اس کے بانی ہندوستانی۔ منتظم ہندوستانی۔ مقرر ہندوستانی۔ انتظام ہندوستانی اور روپیہ ہندوستانی۔ دوم جو تاثیرات اس سے پیدا ہوئیں وہ نہایت ہی خوش کن اور پسندیدہ اور بامید ہیں۔ لوگ بڑی خوشی سے اور جوش سے بھرے ہوئے اس کنونشن میں شریک ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی قسم کا دباؤ یا لالچ یا امداد ان کو کنونشن میں آنے کی نہیں دیگئی اور ساتھ ہی اٹھ سو روپیہ سے زیادہ چندہ ہو جانا بھی اس کے شرکا کے روحانی جوش اور خوشی اور باہمی یگانگت پر دال ہے۔ اس قسم کے باہمی اتفاق سے امید پڑتی ہے کہ اگر یہ کنونشن ایک بڑی سلف سپورٹ کلیسیا کسی وقت بنجائے تو کچھ تعجب نہیں جو لوگ اس میں شریک ہوئے وہ بہت فراخدل اور باحوصلہ اور اپنے خادم الدین کے نہایت فرمانبردار اور عزت کرنے والے معلوم پڑتے ہیں۔ اور ہم اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اس کنونشن کے سارے شرکا ملکر اپنے پادری وارث الدین کو تنخواہ بھی اپنی ہی گرہ سے دیں۔ اور پادری صاحب بھی خود انکاری کر کے اُن سے کچھ کم نہیں اور سب مل کر بڑی خوش اسلوبی سے ایک سلف سپورٹ کلیسیا کے ممبر بنجاوینگے۔ سوم اس کنونشن کے تمام حالات پر وسیع نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کنونشن کے بانی مبانی اور منتظم نہایت صاف دلی اور خلوص قلبی سے اس کام میں دعا کرتے ہوئے فریک اور ساعی تھے۔ اُن کا منشا پورا یہ تھا کہ ایک سودیشی کنونشن تیار ہو جس میں سب کچھ ہندوستانی ہو۔ اور جو اپنے پورے معنی میں ہندوستانی کہلانے کے مستحق ہو۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ پہلی کنونشن ہو جو خالص ہندوستانی کہلانے کی مستحق ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب ایک گروہ مل کر کچھ کام کرتی ہے تو اُن کے ہادیوں اور بانیوں اور منتظموں کی نیتوں پر بہت کچھ منحصر ہوتا ہے۔ اور اُنہیں کے مطابق نتائج بھی صادر ہوتے ہیں۔ یہ کنونشن نمونہ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کنونشن ہمارے ان نوٹوں کی تاثیرات پر مبنی ہے۔ جو ہم نے گذشتہ سہارنپور کنونشن کے بارے میں دیئے تھے۔ کیونکہ اس میں اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ سب کچھ باہمی یگانگت سے بلا کسی قسم کی تفریق کے ہو۔ اور سب کچھ ہندوستانی ہی کا ہو۔ خیر کسی طرح سے ہو ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ یہ کنونشن اپنی طرز کی پہلی اور بابرکت اور پرامید اور روحانی خوشی سے معمور ہوکر معرض ظہور میں آئی۔ ہم پادری وارث الدین صاحب سے پھر اور زور سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ اپنی خالص طبیعت اور بے غرضانہ محبت سے اور خداوند کے جلال اور اُس کی کلیسیا کی روحانی اور جسمانی بہبودی کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اس کنونشن کو اس پایہ پر چلا دیں۔ خدا آپ کے کام پر برکت بخشے اور آپ ایک سلف سپورٹ کلیسیا بنا کر اس کے سلف سپورٹ خادم الدین بنجائیں اور ہندوستانیوں میں ایسی کلیسیاؤں کا پہلا نمونہ چھوڑ جائیں۔

حضور ملک معظم کا شاہی اعلان

۳ اگست کے لندن کے خاص گزٹ میں ہمارے ملک معظم قیصر ہند نے ایک شاہی اعلان شائع کیا ہے۔ جس کو ہم یہاں عوام الناس کی اطلاع کے لئے درج کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔

ہمارے نے ایسے موقعوں پر جائز ہے۔ اور ہم بہتر خیال کرتے اور حکم دیتے ہیں کہ دولت برطانیہ کی والنٹیر فوج بموجب والنٹیر ایکٹ ۱۸۵۹ء ہماری مرضی کے مطابق عمل کرے اور مطابق رائل ریزرو ایکٹ ۱۹۰۹ء امیر البحر کو اس امر کا اختیار کلی حاصل ہے کہ مطابق ایکٹ ہذا نئی فوج بھرتی کرے اور اس میں والنٹیر ہی رکھے جاویں۔ اور اس نئی فوج کا نام رائل فلیٹ ریزرو ہو۔ جو درحقیقت رائل نیول ریزرو کا ایک حصہ ہوگی۔ اس تمام فوج کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو ہر وقت جنگ کے لئے تیار رکھے

اور جس وقت اُن کی ضرورت ہو وہ مدد دیں اور ہم نے پارلیمنٹ کو اس امر کی اطلاع دے دی ہے کہ عام معاملات کچھ پیچیدہ سے واقعہ ہوئے ہیں۔ اور وہ موقع آگیا ہے کہ اپنی بحری فوجوں کو سلطنت کے بچاؤ کے لئے حکم دیں۔ لہٰذا ہم اس اعلان کے ذریعہ سے حکم دیتے ہیں کہ وہ الفسیر لوگ مطابق قوانین مذکورہ بالا اپنی خدمات محکمہ جنگ میں پیش کریں۔

ہم لارڈ کمشنران ایڈمیرلٹی کو اختیارات دیتے ہیں کہ وہ والنٹیروں کی فوج یا فوج کے ایک حصہ کو جب چاہیں بلالیں۔ ہماری عدالت بکنگھم محل میں ۳ اگست کو ہماری تخت نشینی کے پانچویں سال یہ حکم دیا گیا۔

ہندو یونیورسٹی

گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط پر غور و فکر کرنے کے لئے

مدراس کے ہندوؤں نے ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا۔ اور اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط کو ہرگز ہرگز منظور نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے چندہ دینے والوں کے چندوں اور محنت کرنے والوں کی محنت کی مٹی پلید ہو جائے گی۔ سیکرٹری ہندو یونیورسٹی کے نام اس مضمون کا ایک تار ارسال کرنے کی تجویز پاس ہو گئی۔ دیناجپور میں بھی ایک ایسا ہی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور یہ تجویز پاس کی گئی کہ گورنمنٹ کی پیش کردہ شرائط منظور نہ کی جائیں۔ آنریبل مہاراجہ صاحب دربھنگہ و پنڈت مدن موہن مالویہ صاحبان کو اس معقعہ پر اپنے تئیں سچے ہندو ثابت دکھانا ہوگا چونکہ عام آواز مجوزہ ہندو یونیورسٹی کے خلاف

اٹھ رہی ہے تو کوئی ضرورت نہیں کہ ایسی یونیورسٹی کو خواہ مخواہ پاس ادب کے لحاظ سے منظور کر لیا جائے۔ (اخبار عام)

چکر چلنے شروع ہو گئے

خالصہ پنتھ کی حقیقت نے آریہ سماج اور سکھوں کے درمیان جیسا خونریز جنگ برپا کر رکھا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ اس سے سرد و فریقین سبق حاصل کرتے اور موجودہ سلگتی ہوئی آگ کو جیسے بھی ہو سکتا بجھانے کی کوشش کرتے۔ لیکن حیرت ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش جنہیں یہ موقعہ خدا خدا کرتے ہاتھ آیا ہے۔ اس آگ کو اور بھی تیز کرنے کے فکر میں ہیں۔ کتاب متذکرہ بالا خود ہی ایک ایسی کتاب تھی جو سماج اور سکھوں کے درمیان مدت دراز تک فکر رنجی قائم رکھنے کو کافی تھی۔ مگر لاسوری فلاسفر کا یہ ویرا ایڈیٹر پنڈت دینا ناتھ اس نازک موقعہ پر اپنا چکر چلائے بغیر نہ رہ سکا۔ اس گھن چکر نے آخر ناتھ چکر نامی پمفلٹ شائع کر کے آریہ سماج اور سکھ کمیونٹی کو گرداب کے چکر میں ڈال دیا۔ کیا دینا ناتھ کا دماغ چکرایا ہوا تھا۔ جو اسے ایسا لایعنی چکر بنانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کا نہ سر ہے نہ پاؤں چکر میں گورو نانک دیو کو اخلاقی جرات میں کمزور بتایا گیا ہے۔ چکر کی اس زبردست تحریر سے سکھ کمیونٹی میں ضرور تہلکہ مچ گیا ہوگا۔ گورو نانک رموز حقیقت کے ماہر ایک لاثانی شخص تھے چکر اگر ایسے شخص کو محض تعصب سے اندھا ہو کر اخلاقی جرات میں کمزور کہے تو یہ اُس کی اپنی اخلاقی کمزوری کا بین ثبوت ہے۔ چکر کا مصنف آجکل تقدیر کے چکر میں آیا ہوا ہے۔

فلاسفر اور چکر ایسی تحریرات و تقدیروں کے ذریعہ ہندو و سکھ کمیونٹی کو بے نکتہ سنا رہا ہے احتیاط رکھے تو مناسب ہے۔ (ا۔ ا)

دہلی لفظ کی وجہ تسمیہ

دہلی کے انگریزی ماہوار سکھ رسالہ سکھ ریویو نامی میں شہر دہلی کے نام کی وجہ تسمیہ اس پر بیان کی گئی ہے۔

"ایک قدیم روایت ہے کہ جب دہلی قدیم کا بنیادی پتھر اس زمانہ کے درباری پنڈتوں نے رکھا تو انہوں نے راجہ کو اس امر کا یقین دلایا کہ اس لوہے کی سلاخ کی دوسری نوک شیش ناگ کے سر پر جا لگی ہے۔ اشیش ناگ ہندوؤں کے بیان کے مطابق وہ خیالی پھن دار سانپ ہے جس نے زمین کو اپنے سر پر سنبھالا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ راجہ متشکی طبیعت رکھتا تھا اور اس نے اس بات پر شک کرتے ہوئے) اپنے پروہتوں اور پنڈتوں سے اس امر کا ثبوت طلب کیا۔ پنڈتوں نے لوہے کی سلاخ زمین میں سے اکھاڑی اور اس سلاخ کا وہ سرا سبھوں کو دکھایا جو زمین کے اندر تھا اور جو خون میں لپٹا ہوا تھا۔ سب لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ راجہ اپنی کم اعتقادی پر نادم ہوا اور منتر پڑھنے والوں (پنڈتوں) سے التجا کی کہ اس سلاخ کو اس کی اپنی ہی مناسب جگہ پر گاڑ دو مگر یہ نہ ہو سکتا تھا۔ اور باوجود راجہ کے آدمیوں کی سخت محنت اور کوشش کے بھی یہ چھڑ دوبارہ قائم نہ ہو سکی اور وہ ڈھیلی پڑی رہی پس شہر کا نام بھی ڈھیلی پڑ گیا۔ اور بعد میں کثرت استعمال سے دہلی ہو گیا۔"

مراسلات

سیرِ بحور

دریا دریا بحار بے کنار حمد و سپاس اس ناخدائے اعلیٰ اساس کو حقیقتاً زاس ہے۔ کہ جس نے کشتیٔ کون و مکاں کو اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے ایک آن واحد میں بنایا۔ اور مثلِ جہازِ دودی آفتاب اور ماہتاب کی ناؤ دن رات پھرنے والی کو اپنی مشین قدرت کے زور سے اس بحرِ خجستہ بحرِ عالم پر چلایا۔ یہ قطرۂ ضعیف البنیان حضرت انسان جو کہ حباب آب سے بھی کمزور جان ہے۔ اُس بحرِ حقایق کے دقایق کو کیونکر اپنی ذراسی زبان کی ناؤ پر بہا سکتا ہے۔ تو بھی یہ کمترین اپنے مطلب کی ندی کو بحیرۂ تحریر میں گراتا ہے کہ جس دم اس علم کی بحرِ طبع میں مدوجزر کا زور پیدا ہوا اور دل کے دریا میں نیچر کی خوبی کھنے کا زور و شور ہویدا ہوا۔ امواجِ شوق نے مثلِ سیل رواں طلاطم مچایا۔ ایک بوند بھر بھی فدوی کے جی سے سہا نہ گیا۔ یہی دل چاہا کہ اپنی دریائے امواج کی روانی دکھائیے۔ کچھ سیرِ بحر کو زبانِ قلم پر لائے اور اس مضمونِ صدق مشحون کی خوبیوں کو اس کے پڑھنے والوں کے سامنے پانی کرکے بہائیے۔

واہ واہ غواص خیال نے کیا اچھا غوطہ لگایا۔ سبحان اللہ کیسا دُرِّ بے بہا اس کے ہاتھ آیا۔ تقریباً ابتدا زمانہ سے بحر زیادہ دلکش از نظارہ ہائے و ہرہا ہے اور سب سے اس پر پورا پورا تسلط ہونے کی سعی حتی الامکان کوشش میں رہا ہے۔ کولمبس اور واسکوڈے گاما ایسے منچلے بہادروں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اُس کا حال دریافت کرنے میں کون سی روک دکسر باقی رکھی۔ حتیٰ کہ آج ہم اس زمانہ کو دیکھتے ہیں کہ انسان نے سمندر کو بہت کچھ اپنے قابو میں کر لیا ہے۔ کتنوں نے قطبین کے برفستانی مقام کا پتہ لگانے میں اپنی بیش بہا جانوں کو گنوا دیا۔ آخرش کپتان اسکاٹ نے قطب جنوبی کا پتہ لگا ہی کر چھوڑا۔ لندن کے وہ مشہور ملاح جن کو ہیروز آف دی سٹارم (بحری طوفان کے بہادروں) کے نام سے نامزد کیا کرتے ہیں ان کوشش کرنے والوں میں قابلِ تحسین و یادگار ہیں۔ اور ہمیشہ تک تواریخ عالم میں یادگار رہیں گے۔ لیکن تاہم ابھی وہ زمانہ نہیں آیا کہ انسان تمام ابحار کو اپنے قابو میں پورے طور پر کرے۔

جس وقت ہم سمندر کا خیال کرتے ہیں تو ہم قانونِ قدرت کے اُن چار بڑے عناصر میں ایک پر اپنے قیاس کو دوڑانا چاہتے ہیں جس پر ہستی عالم کا دارومدار ہے اور جو تقریباً تین چوتھائی عالم کو محصور کئے ہوئے ہے۔ اُن اشخاص کے لئے جنہوں نے سمندر کے نظارہ سے کبھی حظ نہیں اُٹھایا بحر کی نسبت پڑھ کر یا سُن کر معلوم کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کسی کا تصویر میں دیو کو دیکھنا

بحر کا پانی کبھی بالکل ساکت نہیں رہتا۔ ہمیشہ مدوجزر لہریں اور موجیں اُس کی سطح پر کلیلیں کیا کرتی ہیں۔ کبھی انداز نزاکت دکھاتی ہیں اور کبھی زمین و آسمان کے قلابے ملاتی ہیں۔

آج مطلع صاف ہے۔ اور سورج نظر آتا ہے کل دھواں دھار آسمان ہے۔ اور مہر ہفتوں کے لئے عنقا ہو جاتا ہے۔ کہیں یکایک سیاہ اور گھنگھور گھٹا چھا گئی۔ اور بجلی کی کڑک چمک بجری مسافروں کے بدن تھرا گئی۔ کہیں تند ہواؤں کی تیزی اور طوفان کی خوفناکی ہتوں کو سرد و مردہ بنا گئی۔ اتفاقاً خوفناک ہوا کے جھونکے نے جہاز کو کسی چٹان سے ٹکرا دیا اور سطح سمندر پر رنج و غم کا پردہ سین کھینچ دیا۔

اُف! اب تو نفسی نفسی پڑ گئی۔ اگر ایک تختہ بھی کسی کے ہاتھ پڑ گیا۔ اُس کی قسمت رہ گئی۔ سینکڑوں کا۔ لاکھوں کا مال سمندر کی تہ میں مدفون ہو گیا۔

سچ تو یوں ہے کہ یہ پانی کی دنیا قیامت کی مثال ہے۔ یا یوں کہئے کہ حیوانِ ناطق کی گرفتاری کے لئے ایک بچھا ہوا جال ہے۔

ہاں۔ ہاں۔ اے معزز ناظرین میری یادداشت نے کسی قدر غلطی کی۔ اور میں بحرِ عتیق کا حال بیان کرنے لگا تھا۔ اب تو جہازوں کے ڈوبنے۔ یا شکست ہونے کی خبر شاذ و نادر ہی ملتی ہے۔ کیونکہ اسٹیمرس (دخانی جہازوں) کا استعمال ہونے لگا ہے۔ ایک ہزار برس گذرے جن وسیع ابحار کی نسبت حضرت انسان کا خیال ہی نہ پہونچا تھا اب وائرلیس ٹیلیگراف کے ذریعہ اُن کی آن وہاں کی ساری کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔

سمندر کا پانی بالکل کھاری ہوتا ہے جس میں شیشہ۔ چونا اور پٹاس ملا رہتا ہے۔ جہازی اُس کو ان تمام مادوں سے پاک کرکے استعمال کیا کرتے ہیں۔

بحر کی زیادہ سے زیادہ گہرائی جواب تک معلوم کی گئی ہے۔ اُتنی ہی ہے جتنی کوہ ایورسٹ کی بلندی یعنی تقریباً ½ ۵ میل۔ اگر سطح زمین

بالکل ہموار ہوتی تو سمندر کا کل پانی تمام دنیا کو گھیر لیتا جس کی بلندی تقریباً ۱½ میل ہوتی اور یوں سطح زمین پر کرۂ باد کی طرح ایک دوسرا خول چڑھ جاتا۔

پانی۔ بھاپ اور بادل و برف کی اشکال میں تحلیل ہو سکتا ہے۔ جو کہ گرمی و سردی کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں۔ اکثر زیادہ عمق کے باعث سمندر کا پانی نیلگوں یا سیاہ نظر آتا ہے لیکن اگر کسی کٹورہ میں لے کر دیکھو تو شفاف۔

اگر دنیا میں سمندر اور دریا وغیرہ پائے نہ جاتے تو روئے زمین پر جاندار کا جیتی جان رہنا محال ہو جاتا۔

غرضیکہ نیرنگی ابجار روزگار سے کمتر نہیں اُس کی حالت ایک لمحہ بھی یقین کی بنیاد پر نہیں۔

کسی نے سکندر سے دریافت کیا کہ تو نے بہت سمندر کا سفر کیا۔ بھلا کوئی عجیب شئے بھی تیری نظر سے گزری فرمایا! ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک سلامت پہونچنا۔

(باقی آئندہ)

چکیدۂ قلم عاجز رقم بندہ کالون نگھ دلغنی۔ ریڈر سبین کالجیٹ اسکول لکھنؤ۔

ضرورت

تین بائیبل وومن کی ضرورت ہے۔ دو سیالکوٹ شہر میں کام کریں گی اور ایک ضلع میں کام کریگی صرف سرگرم مسیحوں کی ضرورت ہے۔

سپرنٹنڈنٹ ممبوبیل
سیالکوٹ شہر

پتوکے کنونشن

نورافشاں مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء میں ایک مہربان صاحب ابن عذر نے پتوکے کنونشن کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ اس کے متعلق چند ایک باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) اس کنونشن کے لئے جو چندہ جمع کیا گیا اس کی تعداد ۸۲۷ روپیہ ۴ آنہ تھی۔

(۲) اس روپیہ میں سے چوتھا حصہ ۲۰۶ روپیہ ۱۳ آنہ کلارک آباد مشن کو فصل کی شکر گزاری میں دیا گیا۔

(۳) اس کل رقم میں صرف پانچ روپیہ تھے۔ جو ایک انگریز مشنری صاحب نے دیئے۔ باقی نہ ہم نے کسی سے مانگا۔ اور نہ کسی دیا۔

(۴) جو چندہ ہوا وہ صرف تحصیل چونیاں کے علاقہ کے مسیحیوں اور تلاشیوں کی طرف سے تھا باہر کے علاقہ سے جہاں تک مجھے علم ہے۔ صرف ایک شخص نے ایک روپیہ دیا۔

(۵) جتنے مناد تھے۔ کنونشن کی طرف سے ہر ایک کو پگڑی بطور یادگاری اُن کی کارگزاری کے لئے انعام۔ اور جتنے دیہات کے نمبردار تھے اُن میں سے ہر ایک کو ایک ایک انگوٹھی جن پر ان کا اور اُن کے گاؤں کا نام کندہ تھا دی گئیں۔

(۶) جو روپیہ کہ کنونشن کا خرچ منہا کرنے کے بعد ہوگا وہ اس کنونشن کے لئے دیا جاویگا۔ جو عام مسیحیوں کی بھلائی کے واسطے پتوکے کے مشن احاطہ میں لیا جائیگا۔

(۷) کنونشن کا انتظام کسی طرح سے کامیابی کے ساتھ نہ ہو سکتا تھا۔ اگر مسٹر رحمت مسیح واعظ و کلارک آباد کے علاقہ کے مناد مدد نہ کرتے۔ ان صاحبان نے بڑی مہربانی کر کے والنٹیر ہو کے پوری توجہ سے دن و رات کو ایک کر کے ایسا کام کیا کہ میں ان سب صاحبان کا دل سے شکر گزار ہوں۔

(۸) اس کنونشن نے مجھے دو باتیں سکھلائی ہیں (اول) یہ کہ ہندوستانی لوگ بھی بغیر بیرونی مدد کے اگر کچھ کام کرنا چاہیں اور دل لگا کے کریں تو کامیابی حاصل کر سکتے ہیں اور

(دوئم) ہمارے غریب دیہاتی مسیحی بھائی۔ اگر دل سے خوش ہوں اور کسی کام میں دل سے مدد کرنا چاہیں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

اندک اندک بہم شود بسیار

(۹) اس کنونشن اور دوسری کنونشن میں اتنا فرق ہے کہ یہ ایک لوکل کنونشن تھی۔ لوگوں کو خوراک اور رہائش کی جگہ مفت میں دیگئی۔ اور جو لوگ کلارک آباد اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ سے کنونشن میں آئے اُن کو ریل کا کرایہ بھی دیا گیا۔

(۱۰) ناظرین سے درخواست ہے کہ خداوند سے جو کھیت کا مالک ہے التجا کی جاوے کہ اس کنونشن کے وسیلہ سے جو کلام کا بیج بویا گیا ہے وہ اُگے اور اُس کے جلال کے واسطے پھل لاوے۔

بندہ
وارث الدین

نامہ نگار جرمن لائیڈ کے مدراسی ایجنٹوں کو ہدایت ہوئی ہے کہ کولمبو سے جہاز پر لوگوں کو کسی جگہ نہ لے جاویں۔

مسیحی بار کونشن نہر چناب

۴ اگست ۱۹۱۴ء کو مسٹر جوزف مارشل اسسٹنٹ پاسٹر متعلقہ چرچ مشنری سوسائٹی علینے نگری یہاں موضع ٹیکسن آباد میں تشریف لائے اور بیان کیا کہ پادری ایچ ای کلارک صاحب نے مجھ کو بطور ڈیلیگیٹ یہاں بھیجا ہے۔ اور مسیحی مواضع مارٹن پور اور ٹیکسن آباد کے لوگوں سے اس امر کی استدعا کی ہے کہ بار کے مسیحیان کی روحانی ترقی کے لئے ایک کونشن قائم کرنے میں اُن کی مدد کریں۔

ہر دو دیہات کے پاسٹر صاحبان بمعہ ایلڈران و دیگر معززین جمع ہوئے۔ اور اپنی مستعدی ظاہر کی۔ کہ ہم لوگ بخوشی تمام اس کار خیر میں شریک ہونگے۔ علاوہ اس کے مسٹر مارشل نے یہ بھی درخواست کی کہ ایک سال کے لئے ایک منتظمہ کمیٹی اسی جگہ مقرر کیجاوے۔ یہ تجویز بھی پاس ہوئی۔ اور بکثرت رائے پادری کنھومل صاحب پاسٹر موضع مارٹن پور اسی جلسہ کے میر مجلس۔ اور مسٹر ٹھاکر داس شرف سیکرٹری مقرر ہوئے۔ مسٹر مارشل کی طرف سے دعوت ہوئی۔ کہ بموجب تحریر پادری کلارک صاحب پہلی کونشن ۲۰ ماہ حال سن رواں سے ۲۳ تک موضع علینے نگری ہووے۔ یہ بھی کمیٹی نے منظور کیا۔ خیر۔ یہ مذکورہ بالا کونشن جو کہ برائے فوائد مسیحیانِ علاقہ بار مقرر ہوئی ہے۔ موضع علینے نگری میں مقرر شدہ یوم میں منعقد ہوگی ہماری درخواست ہے کہ اس چھوٹی سی کونشن کو جو سیالکوٹ کونشن کا ایک نوزاد بچہ ہے۔ آپ اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ کیونکہ اس کے مقرر کرنے کا مقصد محض یہی ہے کہ اس علاقہ کے وہ مسیحی جو کہ مذکورہ بالا بڑی کونشن میں نہیں جاسکتے۔ اس جگہ حاضر ہو کر مستفید ہوں۔

آپ کا خادم پادری مہتاب الدین
سیکرٹری کونشن
پاسٹر موضع ٹیکسن آباد نمبر ۳۷

سماجک مہاتماؤں کی غلط بیانی

سماجکوں کی طرف سے بتاریخ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء اخبار ہندوستان لاہور صفحہ ۱۸ کے تیسرے کالم میں بعنوان بشپ کالج کلکتہ کے پرنسپل کو عیسائی دھرم پر وشواس نہیں رہا حسب ذیل سطرات مذکور ہوئیں کہ:۔

"گورو کل کا پربھاؤ غیر مذاہب کے علماً پر کس قدر پڑتا ہے وہ مہاتما منشی رام جی کی گورو کل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر کی ہوئی تقریر کے اس فقرے سے پتہ لگتا ہے آپ نے کہا "ابھی کچھ دن ہوئے۔ پادری میلبرن گورو کل کانگڑی دیکھنے آئے وہ کلکتہ کے بشپ کالج کے پرنسپل ہیں آنے سے پہلے اُنہوں نے مجھے لکھا کہ میں عیسائی دھرم کا پرچار نہیں کرونگا۔ آپ مجھے گورو کل میں کچھ دن ہندی سیکھنے کے لئے رہنے کی اجازت دیں۔ میں نے اُنہیں جواب میں لکھا کہ ہمارے یہاں رہنے کیلئے ناس یجی (ویجی ٹیرین) ہونے کی شرط ہے۔ اس کے علاوہ آپ عیسائی دھرم کا جتنا چاہیں پرچار کریں ہمیں کوئی فکر نہیں۔ وہ یہاں آئے کئی دن تک ہندی سیکھتے رہے۔ چلتے وقت اُنہوں نے مجھے کہا اب میں ولایت جاؤں گا۔ تو وہاں اپنے مشن کو اُنکی سند سنبھال آؤنگا۔ کیونکہ جس دھرم کا یہاں عیسائی پادری پرچار کرتے ہیں اُس پر مجھے وشواس نہیں رہا۔" ولایت جانے کا خرچ نکالکر پادری لبرن صاحب کے پاس ایک سو روپیہ بچتے تھے۔ وہ آپ گورو کل کو دان کر گئے۔"

اسی طرح ویدک میگزین میں اعلان ہوا ہے کہ پادری میلبرن صاحب کنورٹ ہو گئے۔

اعلان مذکور سے مطلع ہو کر پادری میلبرن صاحب نے انہیں پرچوں میں اعلان کرانے کے واسطے اپنی خود نوشت کردہ ہندی تحریر پادری جے بی فرینک صاحب مشنری انچارج رڑکی کی معرفت حسب ذیل الفاظ میں روانہ فرمائی۔

"جی۔ میں نے سنا ہے کہ کسی آریا بھاشا کے چھاپے ہوئے سماچار پتر میں لکھا ہوا ہے کہ بشپ کالج اسکول کے پرنسپل صاحب نے عیسائی مت تیاگ کے آریہ سماج کا سبھاسد ہونا سوئیکار کیا ہے۔ میں بڑا اداس ہوں کہ یہ بیکرن پرکاشت ہوا ہے

یہ ٹھیک ہے۔ کہ میں گوردکل کا ساؤ جون آنچرچ سے دیکھتا تھا۔ اور بہت سہرا آتا تھا۔ یہی ٹھیک ہے کہ میں آنگ ہندو پستکوں کا ورشیش کرکے اپنشدوں کا بڑا آدر کرتا ہوں یہ سمجھ کے کہ یہ پستکیں ایشور کے درشنے میں اچھی شکشا دیتی ہیں۔ پرنتو میں نے عیسائی مت کو نیچ نہیں تیاگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یسوع بھارت ورشی لوگوں کا ست گرو ہے۔ اور کہ جب بھارت ورش کے لوگ سب کے سب مانینگے کہ یہ پربھو ہے۔ تب سمست دیش کی اُنتی ہوگی۔ جب عیسائی لوگ مانینگے۔ کہ اپنشدوں سے ہم لوگوں کو بڑا لابھ ہوتا ہے۔ اور ہندو لوگ آنند سے سوئی کار کرینگے۔ کہ یسوع کھرسٹ ہمارا پربھو ہے۔ تب اچھا میل ملاپ پھیلیگا۔ اور بھارت ورش جس سے ہم لوگ پریم کرتے ہیں ہوویگا۔ اور جگت کے دیشوں میں سے بڑا ہوگا۔"

انگریزی دستخط

آرجی میلبرن

چنانچہ پادری جے۔ پی فرینک صاحب نے ایڈیٹر ویدک میگزین اور خاصکر ہندوستان لاہور کی خدمت میں میلبرن صاحب کی مذکورہ بالا اصلی تحریر اعلان کرنے کے واسطے درخواست ہذا کے ساتھ ارسال کی کہ آپ جس نمبر کے پرچہ پر جلد اس کا اعلان کریں۔ اسے میرے نام پر قیمتاً روانہ فرما دیں۔ لہذا اُسی وقت فرینک صاحب کے نام ہندوستان لاہور کا پرچہ قیمتی دو روپیہ وی پی بھیجا گیا۔ جسے صاحب موصوف نے لے لیا مگر میلبرن صاحب کی تحریر کا اعلان عرصہ دو ماہ سے ہنوز ہندوستان لاہور اور نیز ویدک میگزین میں ندارد ہے۔

ہمیں ان مہاتماؤں سے استفسار ہے کہ مہاشے جی آپ لوگوں نے جھوٹ کے اعلان کرنے میں تو بہت جلدی کی اور اس سے سماجک پرچوں کو خوب ہی رنگا۔ مگر حق کے اعلان کرنے میں آپ لوگ اب تک سست اور خاموش بیٹھے ہیں۔ کیا آپ کے پرچوں میں اظہار حق کے واسطے جگہ خالی نہیں ہے۔ ناظرین بالا تمکین آپ سماجی مہاتماؤں کی پیروی پر ذرہ غور فرمائیے۔ خصوصاً مہاتما منشی رام جی پر جو کہ گوردکل کانگڑی ہردوار کے جرنیل (مہرشی) ہیں۔ ملحوظ خاطر رہے جن کی نیک عادت و سیرت اور صورت سے ایسی کارروائی کا ہونا ذرا غیر ممکن سا معلوم دیتا ہے۔ لیکن ہمیں آئندہ اُمید ہے کہ مہاتما جی اپنی کرپا کرکے اس غلطی کو سماجک اخباروں کے ذریعہ رفع کردینگے۔ اور آئندہ کے واسطے ہم معززین مسیحیوں اور خصوصاً مشنریوں۔ اور ولائتیوں کو اس واقعہ کے ذریعہ آگاہ کرتے ہیں کہ اگر وے گوردکل سے دلچسپی ہیں تو بہت ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ وہاں تحریر اور تقریر فرما دیں۔

راقم

جگموہن سنگھ ایس پی جی مشن

رڑکی۔

دریائے کابل کی طغیانی

یہ دریا کابل کے پہاڑوں میں سے نکلتا ہے اور فرنٹیر کو سیراب کرتا ہوا دریائے اٹک میں گرتا ہے۔ نوشہرہ جو کہ فرنٹیر اسٹیشنوں میں ایک بھاری ملٹری اسٹیشن ہے۔ اس کے پاس سے صاحب سلام کرتا ہوا اور باشندہ نوشہرہ کو موسم گرما میں رات کے وقت اپنی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے غافل کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔

انگریزوں نے اپنی تفریح و سیر کے واسطے اس کے لب ساحل پر ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا رکھا ہے۔ اور شام کے وقت بہت سی مستورات فرنگ اور صاحب اس باغیچہ میں آکر نظارہ دریا کا کرکے اپنے ملک انگلستان کے بڑے بڑے بحروں کو یاد کیا کرتے ہیں۔ اس باغیچہ کے تھوڑی دور ایک ریل کا پل ہے اور اس کے دو سو گز کے فاصلہ پر کشتی کا پل بنا ہوا ہے جس سے پبلک نوشہرہ اور گاڑی وغیرہ بآسانی گذرجاتے ہیں۔

قریباً عرصہ دو ہفتے کا ہوگا کہ ایک شخص قریب اکوڑہ کے گاؤں سے شادی کرکے اس دریا میں کشتی پر سوار ہوکر نوشہرہ آرہا تھا۔ کشتی برات سے بھری ہوئی تھی۔ اور دولہا دلہن بھی اس میں جائے نشین تھے۔ اس دن ہوا کچھ تیزی سے چل رہی تھی۔ جب ملاح کشتی کو لیکر نوشہرہ کے کشتی پل کے پاس پہونچا ہی تھا۔ کہ ہوا کا رخ دوسری طرف بدل گیا بادبان پر ہوا نے زور کیا۔ کشتی پل کے پاس

اگر بگڑا کے ایک دم اُلٹ گئی۔ اور سب برات کو اپنے آغوش میں لے لیا۔ قریبًا سو ڈیڑھ سو کے آدمی بمعہ عورتیں اور بچوں کے تھے۔ صرف اُن میں سے ایک دلہا اور چند براتی بچ گئے۔ باقی سب ڈوب کر اجل موت کے لقمہ ہوئے۔ دُلہا کو اپنے دو بھائیوں کے ڈوب جانے پر نہایت رنج ہے۔ اور ہمیں بھی اُن کے ساتھ ہمدردی ہے۔ پر مجبور ہیں اس کا کچھ علاج پایا نہیں جاتا۔

مندرجہ بالا حادثہ سے ایک خیال دل میں گذرتا ہے۔ یعنے یہ دنیا بھی مانند ایک بحر کے ہے۔ اور اُس میں جو کشتیاں چلتی ہیں۔ وہ انسان ہیں۔ بعض وقت ان خاکی کشتیوں پر سخت سے سخت طوفان شیطان کے ہوا کرتے ہیں جس سے یہ فانی کشتیاں جب گناہ سے بھر جاتی ہیں تو ضرور ہے کہ ڈوبے اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ اپنی کشتی دل کو دعا کے لنگر سے محفوظ رکھے۔ تاکہ جب شیطانی کا زور غلبہ کرے تو ہماری کشتی گناہ میں نہ بھر جاوے اور ہم ڈوب کر اس ابلیسی طوفان میں نہ بہ جاویں۔

از جان فلپ۔ خور
نوشہرہ ضلع پشاور

المسلم کے فیصلہ میں حق تلفی

ایک حد تک شکر کا مقام ہے کہ رسالہ "اندر" نے المسلم کا اور مہاشہ دھرمپال اڈیٹر اندر نے غازی محمود دھرمپال کا لباس پہنا۔ آپ میں اور ہم میں جدائی و بعد کم ہو گیا اور آپ مسیحیت کے پھر قریب آگئے۔

گرگیان پرکاش کی اپیل کے جواب میں جو المسلم میں غازی محمود دھرمپال صاحب نے اپنا فیصلہ شائع فرمایا ہمیں چند وجوہ سے آپ سے اتفاق نہیں۔ ہماری سمجھ میں آپ کے فیصلہ کے مقدمات و وجوہات اس فیصلہ کے لئے جو آپ نے کیا ہے۔ ہرگز کافی نہیں ہیں ہمارے ہماری سمجھ میں آپ کا فیصلہ نادرست ہو

ہم آپ کے دوست و خیرخواہ ہو کر دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلہ کی نظرثانی فرمائیں ورنہ اُن وجوہات کی صحت کا اظہار فرمائیں جن پر آپ کا فیصلہ مبنی ہے۔ کیونکہ ہماری سمجھ میں ایسے اہم امر میں ان وجوہات کی بنا پر وہ فیصلہ کرنا جو آپ نے کیا ہے ہر طرح سے قابل اعتراض ہے۔ اس لئے ہم کو ہرگز اُمید نہیں کہ آپ سا شخص ایسے ضعیف وجوہات کی بنا پر وہ فیصلہ کرے جو آپ "المسلم" جلد اول نمبر اول میں شائع فرما چکے ہیں۔

آپ کی اپیل کا مطلب

آپ کی زبانی یوں آیا ہے۔

اوّل اس سوسائٹی کے مذہبی یا مجلسی قانون کے ذریعہ مساوات کی بنا پر میرے اور میری اولاد کے تمام مذہبی اور مجلسی حقوق کی حفاظت ہو۔

دوئیم۔ اس سوسائٹی کے مذہبی یا مجلسی قانون کے مطابق میری شادی جس طریقہ کہ وہ ہوئی ہو۔ جائز تسلیم کیجائے۔

سوئم۔ اس سوسائٹی کے مذہبی یا مجلسی قانون کے مطابق مجھے کسی قسم کا داغی خراج ادا کرنے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے۔ بلکہ وہ قانون مجھے علم و عقل۔ دلیل و برہان تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کسی مسئلہ کو تسلیم کرنیکی تعلیم دیتا ہو۔

چہارم اس سوسائٹی کا مذہبی یا مجلسی قانون ہر قوم ہر طبقہ اور ہر ایک آب و ہوا کی۔ ہر ایک ایسی صداقت کا محافظ و مصدق ہو جو کہ علم و عقل دلیل و برہان اور تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر صداقت ثابت ہو چکی ہو۔

پنجم۔ اس سوسائٹی کا مذہبی یا مجلسی قانون کسی بیرونی مدد کا محتاج نہ ہو بلکہ وہ اپنی ذات میں مکمل ہونے کے علاوہ انسان کی روزمرہ کی زندگی میں کام آنیوالا ہو۔ المسلم صفحہ ۹۔

یہ آپ کی اپیل کا وہ سب لباب ہے۔ جو آپ نے خود شائع کیا ہے۔ جو کچھ اس سے ہم نے سمجھا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جو کچھ آپ بروقت تحریر اپیل تھے اگر کوئی مذہبی یا مجلسی قانون آپ کو اور آپ کی اولاد کو بغیر اصلاح قبول کرکے مساوات حقوق کا وارث بنا دیوے تو آپ اس مذہبی یا مجلسی قانون پر یہ احسان کرنے کو تیار تھے کہ آپ اسے علم و عقل دلیل و برہان تجربہ و مشاہدہ کے مطابق قرار دینگے۔ اور جو مذہبی یا مجلسی قانون آپ کی اصلاح و ترمیم کا قصد کرتا دکھائی دے گا۔ آپ اسے علم و عقل دلیل و برہان۔ تجربہ و مشاہدہ کے خلاف قرار دے دینگے۔ جس کا مطلب یہ نکلا کہ آپ اپنی اولاد سمیت خود کسی مذہبی یا مجلسی قانون کے تابع ہونے کو راضی نہیں۔ پر آپ کا یہ قصد تھا کہ آپ مذہبی یا مجلسی قوانین کو اپنی اور اپنی اولاد کی غلامی میں لانا چاہتے تھے۔ آپ اپنی مذہبی یا مجلسی قوانین سے صلاحیت قبول کرنی نہ چاہتے تھے۔ بلکہ مذہبی یا مجلسی

قوانین کو اپنے علم و عقل سے۔ اپنی دلیل و برہان سے اپنے تجربہ و مشاہدہ سے اپنی غلامی میں لانے کا مطلب رکھتے تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ کوئی قانون ہو آپ کی آزادی میں دخل نہ دیوے۔

اسی مطلب کو آپ نے اپنی اپیل کے پانچویں نمبر کے اس فقرہ میں بھی ادا کیا تھا۔ کہ "وہ مذہبی یا مجلسی قانون مکمل ہونے کے علاوہ انسان کی روزمرہ کی زندگی میں کام آنیوالا ہوگا۔ یعنے جو مذہبی قانون آپ کے علم و عقل آپ کی دلیل و برہان۔ آپ کے تجربہ و مشاہدہ کے موافق سمجھا جا سکتا تھا اس کا یہ بھی فرض ہو کہ وہ آپ کی خطا پر گرفت نہ کرے۔ بلکہ آپ کی روزمرہ کی زندگی کے مطابق رہے۔ خواہ آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں کیسے ہی پہلو بدلتے رہیں۔ وہ مذہبی یا مجلسی قانون آپ کی زندگی سے تطبیق کھاتا رہے۔ ورنہ آپ فوراً اُس پر یہ فتوے لگا دینگے کہ وہ علم و عقل دلیل و برہان تجربہ و مشاہدہ کے موافق نہیں ہے۔

خطا معاف۔ ہم آپ کی اپیل کا مطلب یہی سمجھے اور اب تک سمجھ رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے آپ کی اپیل کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ کیونکہ ہم نے سمجھا کہ اپیل میں آپ اپنے اور اپنی اولاد کے مساوی حقوق ہی طلب نہیں کرتے۔ بلکہ آپ اپنے مفہوم کی ریشنلزم کی مذہبی قانون سے تصدیق کرانا چاہتے ہیں۔ آپ کسی مذہبی یا مجلسی قانون سے اپنی اصلاح کے طلبگار نہیں۔ بلکہ اپنی ریشنلزم کو کسی مذہبی یا مجلسی قانون کے حدود میں آپ دخل پائیں اس مذہبی یا مجلسی قانون کو انسان کی روزمرہ کی زندگی میں کام آنے والا قانون بنا دیویں۔ اس وجہ سے ہم نے آپ کی اپیل کو جائز اپیل نہیں سمجھا ✤

قاضی محمد سلیمان

صاحب کے خط کا جواب

گذشتہ سے پیوستہ

(ج) "لیکن جب وہ"

قاضی صاحب نے اس نکتہ میں لفظ وہ پر زور دیا ہے۔ اور اس "وہ" کو اُس "وہ" کیساتھ ملا دینے کی کوشش کی ہے جس کا ذکر یوحنا کی انجیل پہلا باب ۲۱ آیت میں ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ اُس کو (وہ) کہیں رسول موعود بھی کہا گیا۔ جیسا کہ ملاکی نبی کی کتاب میں ہے اور کہیں موعود جیسا کہ پولوس نے تحریر کیا ہے"۔

قاضی صاحب نے یہاں خوب چکر لگایا ہے اپنے مطلب کو پورا کرنے کے لئے کہیں کا تکمسوا کہیں کس دیا ہے۔ اب ہم آپ کی اس گتھی کو سلجھاتے ہیں غور سے سنیئے۔

جناب من یوحنا کی انجیل کے ۱۶ باب کی ۱۳ آیت میں جو لفظ "وہ" آیا ہے۔ اس کی تشریح خداوند یسوع مسیح نے آگے ہی فقرہ یعنی "روح حق" سے کر دی ہے۔ پس محمد صاحب کے بارے میں اس کا استعمال کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ روح حق کی تعریف جس کا اشارہ لفظ "وہ" سے کیا گیا ہے۔ یوحنا ۱۴ باب کی ۱۶ و ۱۷ آیت میں اس طرح کی گئی ہے۔ کہ وہ دوسرا وکیل ہے۔ وہ ابد تک حواریوں کے ساتھ رہیگا جس کو دنیا حاصل نہیں کر سکتی۔ مگر حواری دنیا اس کو نہ دیکھ نہ جان سکتی ہے۔ مگر وہی جن پر وہ نازل ہونے والا تھا اور وہ ان کیساتھ بھی تھا۔ اور ان کے ساتھ رہنے والی تھی۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ لفظ وہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ جس نے رسولوں پر نازل ہونا تھا۔ اور رسولوں ہی سے اُس کا تعلق تھا۔ خداوند یسوع مسیح کے قول کے مطابق خدا باپ اُس "وہ" کو مسیح کے نام سے بھیجے گا۔

دوسرا وہ جس کا استعمال یوحنا کی انجیل پہلا باب ۲۱ آیت میں آیا ہے اُس سے روح القدس مراد نہیں۔ کیونکہ اُس کی تکمیل مسیح کے بارے میں ہو چکی ہے۔ جس کو خداوند یسوع مسیح نے خود قبول کیا۔ چنانچہ سامری عورت نے مسیح خداوند کی باتوں کو سنکر یہ گواہی دی "کہ تو نبی ہے کرستس یعنی مسیح آنے والا ہے۔ جب وہ آئے گا تو سب باتیں بتا دیگا یسوع نے اس سے کہا کہ میں جو تجھ سے بول رہا ہوں وہی ہوں" (یوحنا ۴ باب ۱۹ و ۲۵ آیت) اور فلپس نے نتھانیل سے ملکر کہا۔ جس کا ذکر موسے نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو ملگیا ہے۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے"۔ (یوحنا ۱ باب ۴۵ آیت)

یوحنا ۶ باب ۱۴ آیت میں لکھا ہے "پس وہ لوگ اُس کا یہ معجزہ دیکھکر کہنے لگے۔ جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔

اب اگر ان آیات کا مقابلہ یوحنا کے پہلے



باب کی ۱۲۱ آیت میں "کہ وہ نبی" سے کیا جائے جس کے ہونے کا انکار یوحنا نے کیا تھا اور جس کی بابت مسیح نے کہا کہ وہ میں ہوں۔ وہ محمد صاحب پر کسی صورت سے صادق نہیں آتا بلکہ مسیح ہی پر صادق آتا ہے جس نے اُس کو قبول کیا۔ اور لوگوں نے اُس کی گواہی دی۔ اور نہ ہی یہ وہ اُس پہلے وہ سے کچھ تعلق رکھتا ہے جس سے مراد روح القدس ہے۔ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

ملاکی نبی کی کتاب میں "جو رسول موعود بتایا گیا ہے۔ اگر اُس کی جگہ رسول معہود لکھا جاتا تو زیادہ موزوں تھا۔ کیونکہ ملاکی نبی میں اُس کو عہد کا رسول کہا گیا ہے۔ اور جس نے اپنی ہیکل یعنے یروشلم کی ہیکل میں تشریف لانا تھا۔ اس کی بابت یہ کہا گیا ہے کہ یہ وہ خداوند ہے جس کی تلاش میں تم ہو (یعنی بنی اسرائیل) جس کا ذکر فلپس نے نتھانیل سے یوں کیا تھا کہ "جس کا ذکر موسےٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو مل گیا ہے"۔ یہاں پر فلپس نے توریت کے وہ نبی اور نبیوں کے عہد کے رسول کو مسیح سے منسوب کیا ہے۔ پس "وہ نبی اور رسول "موعود" سے مراد محمد صاحب نہیں۔ بلکہ یسوع مسیح ہے۔ اور اس نبی کا ذکر پولس نے بار بار کیا ہے۔ بطور مثال کے طور پر عبرانیوں کے ۳ باب پہلی آیت کو دیکھو جہاں پر پولس رسول مسیح کے بارے میں یوں ارشاد فرماتا ہے کہ "اے پاک بھائیو تم جو آسمانی بلاوے میں شریک ہو اُس رسول اور سردار کاہن یسوع پر غور کرو جس کا اقرار کرتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

راقمہ

(مسز باجیائے و مسز تھیوفلس)

شعر و سخن

غزل

دلِ عیسیٰ پہ چشمِ تر کا دیکھیں ہو اثر کب تک؟

(از فرزند نجم الدین اختر حسن عنبہ)

الٰہی چشمِ گریاں سے بہینگے اشکِ تر کب تک؟
سہینگے ہاتھ سے چرخِ کہن کے ہم ضرر کب تک؟
کہاں تک خوں رلائیگی عداوت ان حریفوں کی؟
دل و جاں پہ سہے جائینگے ہم تیر و تبر کب تک؟
گرفتارِ بلا کب تک رہیں گے ہم خداوندا؟
ہماری آہ و زاری کی تجھے ہوگی خبر کب تک؟
جفا کی کوندتی پھرتی ہے ہمپہ چار سو بجلی!
رہیگا بحرِ ظلمت کا الٰہی ابرِ تر کب تک؟
ہے رفتارِ زمانہ سے طبیعت منہمک سی کچھ
رہینگے اس قفس میں ہم بھلا بے بال و پر کب تک؟
الٰہی عرصۂ غربت بہت مشکل سے کٹتا ہے۔
دکھائے جائیگا ایسی ہمیں شام و سحر کب تک؟
عدو کی فتنہ سازی سے فلک کی بے نیازی سے
سوئے ملکِ عدم دیکھیں ہمارا ہو سفر کب تک؟
کبھی دل میں ہوائے بت کبھی ایمان خدا پہ ہے!!
تنِ بے جاں ہیں صنما! رہوں زیر و زبر کب تک؟
ممالکِ اہلِ مغرب مبتلائے جنگ ہیں لیکن۔
رہیگا تیرے سر پر چینی! آسودگی نثر کب تک؟
کہیں بھونچال آتے ہیں کہیں تلوار چلتی ہے۔
کہیں کال و مری۔ یہ بلا! یہ شور و شر کب تک؟
فلک تک آہِ پُراثر کو رسائی کب تلک ہوگی؟
دلِ عیسیٰ پہ چشمِ تر کا دیکھیں ہو اثر کب تک؟
یہ سب آثار کہتے ہیں کہ اب قربِ قیامت ہے
مسیحا کب چلینگے آپ؟ پہنچینگے اِدھر کب تک؟
ازل سے آپ کے دیدار کا مشتاق ہے اختر
ثمر لائے گا آخر چاہ کا اسکی شجر کب تک؟

غزل

(تائب لودیانوی)

دلِ ناداں یہ جو میرا کبھی قابو ہو جائے
دکھ دردوں سے یہ خالی مرا پہلو ہو جائے
کارگر دل میں کوئی گر مرا آنسو ہو جائے۔
شغلِ دنیا سے طبیعت مری یکسو ہو جائے
جانشیں دل میں مسیحا مرے گر تو ہو جائے
مجھ کو نفرت یاں گناہوں سے بہر سو ہو جائے
میں بھی مشتاقِ تجلی ہوں بسانِ موسےٰ
چشمِ حیراں پہ مری طور کا جادو ہو جائے
دل تو دل جاں بھی کھچی جاتی ہے تیری جانب
کون میرا ہے حبیب مجھ سے خفا تو ہو جائے۔
راہِ عیسےٰ میں لگا رکھی ہے جاں کی بازی
ہے غنیمت جو کہیں مجھ سے تگاپو ہو جائے
فتح پاتا ہے وہ ثعبانِ اجل پہ تائب
نفسِ اَمّارہ پہ جسکا یہاں قابو ہو جائے۔

راقم

جی۔ ایم۔ تائب۔ لودیانوی۔

اشتہار

ذیل کی کتابیں پنجاب رلیجس بک سوسائٹی سے معرفت ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں۔

پنجابی زبور		رومن معہ راگ	۸ر عہ
"	"	اُردو چمڑے والا	۱۲ر عہ
"	"	اُردو	۱ر عہ
"	"	اُردو کپڑے کی جلد	۱۱ر

ضرورت

مجھے ریاست بہاولپور میں چودہ مربع زمین کو آباد کرنا منظور ہے۔ جس میں نہر کا پانی موسم گرما میں عام لگتا ہے۔ اور ایک چاہ جاری ہے۔ دیگر پانچ چاہات کی تعمیر زیر تجویز ہے میں نے سُنا ہے کہ پنجابی مسیحی بہ نسبت دیگر قوم کے زیادہ محنت کش ہیں اور خوشی سے زراعت پیشہ میں داخل ہوتے ہیں۔ سو اگر میرے پاس جو لوگ آنا چاہیں تو بذریعہ خط و کتابت ہر ایک امر سے اُن کی تسلی کر سکتا ہوں۔

نوٹ

تحریر بالا کی تصدیق ہر قسم پادری طالب مسیح صاحب چرچ مشن ملتان کرنے کو تیار ہونگے۔

پتہ

مرزا احمد بخش زمیندار لوہاری دروازہ
چوکی چھپلک
شہر ملتان۔

منادی شہر میں کر دو

دی ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ سے براہ راست ہمالیہ پہاڑوں کے تحفے بکفایت طلب فرمائیں

خالص تازہ صاف شہد فی ٹن دو پونڈ عہ ایک ٹن پونڈ ۸ر

خالص صاف سلاجیت شرطیہ فی ڈبی ۲ تولہ ۸ر

خالص چربی ریچھ جو ہر ایک درد کو مشفی ہے فی ڈبیہ چھٹانک ۱۲ر پونڈ عہ

خالص چربی چیتا نانی خیر فی چھٹانک ٹن ۲ پونڈ ۷ روپیہ

تازہ ریچھ جو نامردی اور سستی کی بیماری میں کام آتا ہے سالم تازہ ہے۔

پتّا ریچھ فی تولہ عہ

پانچی پہاڑ کا زیرہ نہایت خوشبودار فی پونڈ بارہ آنہ درہ/۱۲

گل بنفشہ تازہ صاف فی پونڈ عہ

لیپ چشم اس کے استعمال سے آشوب چشم دھند جالا دور ہو جاتا ہے۔ بوٹیوں کے رس سے تیار کیا گیا ہے فی ڈبی ۴ر

خالص تازہ رسونت فی ڈبی یک چھٹانک ۴ر

بروقت آرڈر اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ خرچہ ذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

دی منیجر ہنی ہوس چمبہ سٹیٹ براستہ ڈلہوزی۔ پنجاب

تار کا پتہ۔ ہالین چمبہ۔

۴۹ء

داد کا مرہم

دیکھئے جناب مہاراجہ صاحب بہادر ریاست شنکر پور ضلع بھاگلپور سے کیا لکھتے ہیں۔

یہ دوسرا موقعہ ہے کہ آپ کے داد کے مرہم نے جادو کا اثر دکھایا جس سے میں ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی مشکور ہوں۔

اس کے استعمال کرنے والے سبھی جناب مہاراجہ صاحب کی طرح مداح ہیں۔ کیونکہ وہ ہی تین مراتب کے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے اچھا کر دیتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ر

محصولڈاک ایک سے تین تک ۵ر

ادویات ہر ایک جگہ دوکانداروں اور ہمارے ایجنٹوں سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمائیے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

۸/۴

ہم کو ایک کاپی "انڈین اینٹی کوری" کی ضرورت ہے جو کہ ۱۸۴۸ء میں شائع ہوئی۔ اور جس میں ایک تحریر محمد صاحب کی زندگی کی بابت مِن تصنیف پادری جے۔ ڈی بیٹ صاحب کی تھی۔ اگر یہ کسی کے پاس ہو تو ہم کو بذریعہ خط خبر دیوے کہ کس شرط پر ہم کو دے سکتا ہے۔

المشتہر
(ڈاکٹر) ای۔ ایم۔ ویری صاحب
لودیانہ

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول ۔ من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب ۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ ۔ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ ۔ عوام کے پڑھنے کیلئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

انجیل برنباس من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی ۔ پادری سنگیس صاحب کی کوشش جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ۔ اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم من تصنیف ڈاکٹر جے ۔ ڈبلیو ۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا ۔ فارسی ۔ اُردو ۔ رومن میں بھی چھاپی گئی ۔ قیمت ۴ر ۔ ۸ر ۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے ۔ مسیح کی تعلیم کی اُونچائی او گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۔ ۸ر ۔ ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائیگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہی +

جغرافیہ بائیبل یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہی ۔ یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہی ۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں اور بائیبل ٹرینگ سکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے قیمت فی جلد ۔ فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری ۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ ۔ رومن اُردو ۶ر ۔ فارسی اُردو ۶ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی ۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی ۔ اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داران یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہی کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے ۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے ۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر ۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپ کر تیار ہوگئی ہی +

صحت جسمی یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہی جسکا نام ملتقط ہی بسعید غلام حیدر خان پنشنر اوورسیر اے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی ۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے صاف طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ ۔ (۲) کیوں ہم بجائی بنیں ۔ (۳) ہم بجائی کیونکر بن سکتے ہیں ۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہی ۔ (۵) ہوا کس طرح صاف ہوتی ہی ۔ (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہی ۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اِسے کس طرح استعمال کریں ۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ ۔ (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہی ۔ (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہی ۔ (۱۱) صاف خون ۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے ۔ (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک ۔ (۱۶) چمڑا ۔ (۱۷) نہانا ۔ (۱۸) کپڑے پہننا ۔ (۱۹) عضلے اور ورزش ۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش ۔ (۲۱) گھر اور احاطے ۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت ۔ (۲۳) صفائی ۔ (۲۴) علیحدہ گھر ۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے ۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں ۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں ۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں ۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت ۔ قیمت ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک ۱۲
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۱۸ر
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۵ر

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	صر	ملے
چوتھائی کالم	صہ ر	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۳۰	۶۰	۱۴

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ کاغذوں پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا
حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا - گرد کونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱۰عہ تک
قیمت کرد کونول لعہ سے ۶عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور مین اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں - چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۱ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹرین ہوا ٹوں و یتیم بچوں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا

جاری شدہ ۱۸۷۴ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اس قسم کا یہہ پہلا پراونا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے - اس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے - بیواؤں اور یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جا چکا ہے نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۳۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہے گا جبتک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں - نرخ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر
کرسچن میوچول پراویڈنٹ فنڈ لمیٹڈ انارکلی - لاہور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے - یہہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے -

باغ دل کے پچھلے نمبر دو نئی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بروز چھپا +

